رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

93

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل پاکستان لاہور

یوم تاسیس

فی کاپی ۔۔۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۳ بجے دوپہر کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

کل حضور نماز عید الاضحیہ کے لئے منٹو پارک کے میدان میں تشریف لے گئے ۱۰ بجے کے قریب حضور نے مقامی اور بیرونی احباب کے ایک بہت بڑے مجمع کے ہمراہ نماز عید ادا فرمائی۔ اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر وہیں تشریف فرما ہو کر تمام احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

کل شب کو جماعت احمدیہ لاہور نے قادیان اور ہندوستان کے دیگر علاقوں سے آنے والے مہاجر احباب کو دعوت طعام دی۔

جلد ۲۸ | ۲۸ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۶

پنجاب کے غیر مسلم لیڈر

پنجاب کے موجودہ مصائب کے جو لوگ ذمہ دار ہیں ان میں سے ایک نمایاں ہستی جناب بھیم سین صاحب سچر سابق ایڈیٹ وزیر پنجاب اور ممبر پاکستان کانسٹی ٹیوشن اسمبلی کی بھی ہے۔ حضرت وزارت کے ٹوٹنے پر جن لوگوں نے لاہور میں اپنی آتش فشاں تقریروں سے فتنہ و فساد کی آگ لگائی تھی۔ ان میں سے آپ پیش پیش تھے۔ اس بات میں آپ نے ماسٹر تارا سنگھ صاحب سے کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ پھر آپ ان اولین میں سے ہیں جنہوں نے لاہور سے کوچ کیا تھا۔ اور آپ مشرقی پنجاب یا کسی اور محفوظ مقام میں آرام سے زندگی گزار رہے ہیں لیکن آپ سنگدل بھی اس قدر ہیں کہ پنجاب میں اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی آپ کا دل نہیں بھرا۔ چنانچہ سردار پٹیل تک لوگوں کے ان مصائب سے متاثر نظر آتے ہیں۔ آپ ابھی تک تفریق و نشدت کی راگنی گائے چلے جاتے ہیں۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ پر اپنا تیل کا قطرہ ڈالنے کو سیاست خیال کئے ہوئے ہیں۔

مغربی پنجاب میں راجہ غضنفر علی صاحب جو کام کر رہے اور غیر مسلموں کو پھر سے آباد کرانے کی مہم جو آپ نے شروع کر رکھی ہے۔ وہ ایسا کام ہے کہ شدید دشمن سے دشمن بھی اسکو سراہے بغیر نہ رہے۔ آپ نے ایسے علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت بہت زیادہ ہے۔ غیر مسلموں کو آباد کرانے میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جنہوں نے اپنا معمول کاروبار شروع کر دیا ہے بجائے اس کے کہ سچر صاحب ان کے کام کی تعریف کرتے۔ اور پنجاب میں جو انتہا درجہ کے ظلم و ستم کا آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے باب کھولا تھا۔ اس پر پشیمان ہوتے۔ اور راجہ صاحب کے کام میں مدد کرتے آپ نے پھر اسی بات کا اعادہ کیا ہے جس نے غیر مسلموں کو پنجاب سے ایک منظم اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر کے مطابق مغربی پنجاب سے نکل جانے کے لئے اکسایا۔

آپ نے حال میں امرتسر میں پریس کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ راجہ صاحب کی کوششیں اب بھی ہیں۔ اور پنڈت مسند لال اور آپ مل کر جو غیر مسلموں کو مغربی پنجاب سے نکل جانے سے روک رہے ہیں۔ اس میں کامیاب نہیں ہوں گی۔ آپ نے کہا ہے جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد اس قسم کی قیاس آرائیوں کے دلوں میں اطمینان پیدا نہیں کر سکتیں جس قسم کی ان کو دی جا رہی ہیں۔ اقلیتیں یہ محسوس کر رہی ہیں۔ کہ مغربی پنجاب میں ان کا رہنا ناممکن اور غیر ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا ہے۔ کہ ان باتوں میں اب وقت اور قوت صرف نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان کو پنجاب کے دونوں حصوں میں بدستور اطمینان پیدا کرنے کے لئے اپنی توجہات مرکوز کر دینی چاہئیں۔

اس بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سچر صاحب کی ذہنیت کے غیر مسلم لیڈر ہندوؤں اور سکھوں کے لئے مغربی پنجاب میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور اس سے اس بات پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ دراصل ہندوؤں اور سکھوں کا پنجاب سے منتقل مقامی ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق تھا۔ اور اب بھی یہ لیڈر نہیں چاہتے کہ مغربی پنجاب میں ہندو اور سکھ رہیں اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے ماتحت ہی مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نکالا گیا ہے۔ اور اب ان لیڈروں کی رائے اور فیصلہ کے مطابق مشرقی پنجاب میں کسی مسلمان کا رہنا ناممکن ہے چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کوئی مسلمان خواہ وہ کسی پوزیشن کا ہو مشرقی پنجاب میں جل پھر نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان اسمبلی کے ممبروں نے حفاظت کے لئے حکومت کی طرف سے ضمانت چاہی جو تا حال نہیں دی گئی۔ لیکن مغربی پنجاب میں اب بھی کئی مقامات پر ہندو اور سکھ اپنا معمول کاروبار کر رہے ہیں۔ اور راجہ صاحب کی سعی و کوشش سے کئی اور مقامات پر دوکانیں کھل گئی ہیں۔

ریاست جموں و کشمیر سے مسلمانوں کا اخراج

ریاست جموں و کشمیر سے جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاستی حکومت نے وہاں مسلمانوں کے خلاف اسی طرح کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ جس طرح مشرقی پنجاب اور دہلی میں ہوا ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ۲۶ اکتوبر کی اشاعت میں مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کے حوالہ سے جو خبر شائع کی ہیں۔ وہ نہایت خطرناک ہیں اور ظاہر کرتی ہیں۔ کہ کشمیر میں وہی مشعد غیر کام کر رہا ہے۔ جو دراصل ہندوستان کی موجودہ مصائب کا ذمہ دار ہے جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھ اور ڈوگرہ عوام کی پشت پر ریاستی فوجیں ہیں۔ یہ وہی طریقہ ہے۔ جو مشرقی پنجاب میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور ان رپورٹوں کی صداقت اس حقیقت سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ کہ جموں کے علاقہ میں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اگر صرف ہندو سکھ عوام ہی مسلمان عوام کے مقابلہ میں ہوں۔ تو یہ ناممکن ہے کہ وہ اس علاقہ سے مسلمانوں کے خلاف کسی قسم کی کامیابی حاصل کر لیں۔ جب تک کہ مسلح فوج اور پولیس غیر مسلموں کی مدد گار نہ ہو۔ جموں کے علاقہ میں مسلمان راجپوتوں کی آبادی ہے۔ اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ ڈوگرہ اور سکھ عوام میدان میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خاص کر جبکہ ان کی اکثریت بھی ہو۔ پھر نہ صرف ریاستی مسلمان دیہات پر یہ آفت آ رہی ہے۔ بلکہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی پنجاب کے دیہات پر بھی فوج اور پولیس کے حملے ہو رہے ہیں اور کئی ایک گاؤں جلا دیئے گئے ہیں بار بار یہ خبریں آ رہی ہیں کہ مغربی پنجاب میں گھس گھس کر مسلمانوں

ایڈیٹر و پروپرائٹر دین محمد تاجر کتب۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید خان۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا)

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

اپنی وہ کمزوریاں دور کرو جو خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں روک بن سکتی ہیں

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲۸ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب مجلس احباب میں رونق افروز ہو کر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

خدائی کلام ہمیشہ یکساں اہمیت رکھتا ہے

فرمایا:۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے ایک بڑی بھاری غلطی دنیا کو یہ لگی ہوئی ہے۔ کہ وہ خدا کے کلام کو بھی قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لحاظ سے مختلف درجات کا سمجھتی ہے۔ حالانکہ خدا کا کلام خواہ وہ کسی زمانہ میں اور کسی انسان پر نازل ہو بہرحال اس لحاظ سے یکساں اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے انبیاء، مامورین اور مصلحین کا مقام تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے مثلاً ایک عام خط ہوتا ہے۔ ایک رجسٹری خط ہوتا ہے۔ ایک ہوائی ڈاک کا خط ہوتا ہے۔ اور ایک تار ہوتی ہے۔ اب اگر ان مختلف ذرائع سے پیغام بھیجنے والا ایک ہی شخص ہو۔ تو اس کا مخاطب یہ عذر پیش نہیں کر سکتا۔ کہ چونکہ فلاں خط معمولی ڈاک میں مجھے ملا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ اور فلاں خط چونکہ رجسٹری کر کے بھجوایا تھا۔ اس لئے میں نے تعمیل کر دی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص یہ جواب دے گا۔ تو دنیا اسے احمق قرار دے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انبیاء تو ذریعہ ہوتے ہیں اس کے کلام کو دنیا میں پہنچانے کا۔ وہ خواہ کسی زمانہ میں آئیں۔ بہرحال ان کے ذریعہ بولنے والا تو ایک ہی ہوتا ہے۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ذریعہ خدا کا کلام دنیا میں آئے اسے قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور خدائی کلام پر عمل کرنے کے لحاظ سے انبیاء میں کسی قسم کا کوئی فرق اور امتیاز کرنا جائز نہیں ہے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت مسیحؑ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام کے تمام انبیاء پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ان کے درجات گو مختلف ہوں۔ لیکن ان پر کلام نازل کرنے والا چونکہ ایک ہی ہے۔ اس لئے یہ فرق کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہ مثلاً فلاں نبی چونکہ درجہ میں بڑا ہے اس لئے اس پر نازل ہونے والے کلام کو تو ہم مانیں گے۔ لیکن فلاں نبی چونکہ درجہ میں چھوٹا ہے۔ اس لئے اس پر نازل ہونے والے کلام کو ماننا ہمارے لئے ضروری نہیں۔ اس قسم کا احمقانہ فرق کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے مثلاً کوئی کہے کہ میرے افسر نے فلاں حکم چونکہ رجسٹری کے ذریعہ نہیں بھیجا بلکہ عام ڈاک میں بھیجا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی تعمیل نہیں کی۔ کیا جاہل سے جاہل شخص بھی اس قسم کا عذر پیش کر سکتا ہے۔ اور اسے درست تسلیم کرنے کے لئے کوئی تیار ہے؟ اگر نہیں تو پھر خدائی کلام کے متعلق یہ فرق کسطرح کیا جا سکتا ہے۔ گو جہاں تک شریعت اور خدائی کلام کے رموز و معارف کا تعلق ہے۔ وہ مختلف درجات کے ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ باریک معارف کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے اعلیٰ پائے کے دماغ اور اعلیٰ صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے بے شک نبی چھوٹے اور بڑے درجوں کے ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک خدا کے کلام کا اور اس کو ماننے کا تعلق ہے۔ تمام انبیاء ایک جیسی ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ اخاء کو نماز مغرب اور عشاء پڑھانے کے بعد احباب جماعت کو مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے فوراً گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا موسم سرما شروع ہو رہا ہے۔ لیکن ہزاروں افراد ایسے ہیں۔ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہیں بعض کی تو یہ حالت ہے۔ کہ نہ زمین پر بچھانے کے لئے اور نہ اوڑھنے کے لئے ہی کپڑا ان کے پاس ہے۔ ہر گھر میں کچھ نہ کچھ فالتو کپڑے اور بستر موجود ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے تمام کپڑے اور بستر (خصوصاً کمبل۔ لحاف اور توشک) اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بطور تحفہ پیش کر دیں۔ اور اگر گھر میں مہمان آجائیں تو اکٹھے سو کر گزارہ کر لیں۔

صحابہ کے نمونہ کو دیکھو کہ جائدادیں تو الگ رہیں انصار مہاجرین کے لئے اپنی بیویاں تک تقسیم کرنے اور اس غرض سے انہیں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ پس اپنے گھروں کے تمام فالتو بستر اور گرم کپڑے بہت جلد یہاں بھجوا دیئے جائیں۔

حضرت موسیٰؑ سے خدائی وعدہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ تمہیں ارض مقدس میں داخل کیا جائیگا لیکن پھر بعض وجوہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور ان کی قوم کو ارض مقدس میں داخل ہونے کی ۴۰ برس تک ممانعت کر دی۔ اور اس طرح اس وعدہ کے پورا ہونے میں تاخیر کر دی۔ گو بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دوران میں فوت ہو گئے۔ آپ کو اس تاخیر کا اتنا صدمہ ہوا کہ فوت ہوتے وقت آپ نے کہا تھا کہ مجھے ارض مقدس کیطرف منہ کر کے بٹھا دو تاکہ میں ارض مقدس کیطرف رخ کئے ہوئے اس دنیا سے کوچ کروں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے ایک وعدہ کیا لیکن پھر بعض وجوہ کی بنا پر اسے پورا کرنے میں تاخیر کر دی

قادیان کے متعلق خدائی وعدے

قادیان کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام سے ارض مقدس کے متعلق کئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کا خدا جھوٹا نہیں تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خدا بڑا نہیں ہے ایک ہی خدا ہے جس نے ان دونوں نبیوں سے وعدے کئے۔ اگر تم میں سے کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ موسیٰؑ کا خدا نعوذ باللہ جھوٹا تھا۔ اس لئے اس نے وعدے میں تاخیر کر دی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا بڑا ہے اس لئے وہ وعدہ میں تاخیر نہیں کر سکتا۔ تو یقیناً وہ ایک احمق اور بے وقوف شخص ہوگا۔ درجہ کے لحاظ سے مسیح موعودؑ خواہ موسیٰؑ سے ہزار درجہ بڑا ہو۔ لیکن دونوں پر ایک ہی خدا اپنے کلام نازل کیا ہے۔ اس لئے خدائی کلام کے لحاظ سے دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

ہماری کمزوریاں اور خدائی وعدے

قادیان کو چھوڑنے کی خبر گو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دے دی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام بلاوجہ اور بلا حکمت نہیں ہوتے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ضرور ہم میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہوگی۔ اور ہم میں کوئی ایسی کمزوری ہوگی۔ جس کی وجہ سے قادیان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے میں بظاہر تاخیر ہوتی ہوئی نظر آتی ہے:۔

مثلاً ایک یہ کمزوری ہماری جماعت میں موجود تھی۔ کہ اس کا ایک حصہ صرف چندے دینے کو ہی مذہب خیال کرتا تھا۔ حالانکہ ہزارہا نبی پہلے گزرے ہیں۔ لیکن ہمیں تو کسی ایک بھی نبی کی جماعت میں یہ نظر نہیں آتا۔ کہ محض چندے دے کے اس نے کامیابی اور فتح حاصل کر لی ہو ہاں لوگ بڑے فخر کے ساتھ چندوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور اسے اپنی بڑی کامیابی اور بڑا غلبہ سمجھتے تھے۔ میں نے کئی دفعہ انہیں سمجھایا۔ کہ محض چندے دینا کوئی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہے۔ ابھی تو ہماری مثال اس طرح ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ لیکن بہت سے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آتی ہی نہیں تھی۔ وہ بس چندے دے دینا کافی سمجھتے تھے۔ پھر قرآن کریم میں آتا ہے۔ جاھدھم بہ جہاداً کبیرا۔ یعنی اگر تم قرآن کی تلوار سے لڑو گے۔ تو تمہیں فتح ہوگی۔ اب تم خود ہی سوچو کہ تم میں سے کتنے ہیں۔ جنہیں قرآن آتا ہے۔ جو تمہارے خدا نے تمہاری فتح کے لئے مقرر کیا ہے۔ جب وہی تمہارے پاس موجود نہیں تو تم کس طرح یہ امید کر سکتے ہو۔ کہ تمہیں فتح حاصل ہو۔ میں ہمیشہ سے یہ کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ قرآن پڑھو اور قرآن پڑھو۔ لیکن تم نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ یہاں لاہور کی جماعت میں تو بمشکل چار یا پانچ فی صدی مردوں کو قرآن کریم یاد ہوگا۔ قادیان میں یہ حالت نہیں تھی۔ وہاں پچاس پچاس فی صدی مردوں کو اور پچیس فی صدی عورتوں کو قرآن آتا تھا۔ لیکن یہ نسبت بھی گو دنیا کے لحاظ سے بڑی ہے۔ لیکن حقیقتاً بڑی نہیں ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے بغیر تو نمازوں میں بھی لطف نہیں آسکتا۔ اور ان کی حیثیت دید مشقوں کی سی ہو جاتی ہے۔ لیکن تم میں سے کتنے ہیں۔ جن کے دل میں قرآن مجید کو سمجھنے کا تڑپ پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح اخلاقی فاضلہ ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور خواہش کے مطابق ڈاڑھی رکھنے کا سوال ہے۔ تم میں سے سینکڑوں ہزاروں ہیں۔ جنہیں ان باتوں کا خیال تک نہیں اور نہ ڈاڑھی منڈاتے ہیں۔ اور بھی ہزاروں ہزار لغو باتیں ہیں۔ جو غیروں کی جماعتوں میں نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک تبلیغ ہی کو لے لو تم میں سے جو صحیح معنوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر تمہارے دل میں سچی تڑپ ہوتی۔ تو ایک ہفتے میں یا زیادہ سے زیادہ ایک مہینے میں ایک احمدی بنانا کوئی بات ہی نہیں لیکن تبلیغ کے لئے جس درد جس سوز اور جس تڑپ کی ضرورت ہے۔ وہ بہت کم نظر آتی ہے۔ دراصل ایمان تو تمام ہی ہے اس درد اور سوز کا جو انسان کو بے چین کر دے۔ احمد دعا کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میوہ بھی جانشیں ہوا۔ حضور کے تمام فرائض کو آج میں نے ہی ادا کرنا ہے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے تو دنوں میں ہم کہیں سے کہیں پہنچ جائیں لیکن افسوس ہے کہ آج ہماری جماعت کے تمام بڑے سنادوں کا یہ حال ہے۔ کہ لیکچر ہو رہے ہیں۔ اور ہم سو رہے ہیں۔ اگر تم وہ اسی تبلیغ کرتے تو آج سکھوں کو قادیان کی طرف رخ کرنے کی جرأت نہ ہوتی لیکن چونکہ تم سو رہے تھے اور تبھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھوں کے ذریعہ جگا دیا۔ اسی لئے میں حضور نے الفضل نے ایک مضمون کا ذکر کیا۔

جس میں احمدیوں کی تعداد سکھوں سے کچھ ہی کم بتائی گئی تھی۔ اور فرمایا۔ احمدیوں اور سکھوں کی تعداد میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ احمدی سکھوں سے تو اور میں بہت ہی کم ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ آج سے ایمان کی پرکھ کی ایک یہ علامت ہوگی۔ کہ ہر احمدی قادیان کو واپس لینے کا احساس موجود رہے۔ اگر یہ احساس مر گیا تو ایمان مٹ جائیگا۔ اگر تمہارا دل قادیان کی طرف سے کسی وجہ سے دور محسوس کرتا ہے۔ تو اس ڈر کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ مضبوط کرنے کا عزم کرلو۔ اگر یہ ڈر اس وجہ سے ہے کہ تم اپنے گناہوں کا احساس ہے۔ تو توبہ کرنے اور آئندہ ان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو۔

زندگی کو سادہ بنانے کی ضرورت

باقی رہا یہ سوال کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے بال بچوں کا کیا بنیگا۔ سو یہ سوال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک خاص قسم کی رہائش کے عادی ہو گئے ہیں۔ اگر ہماری تحریک جدید پر عمل کرتے ہوئے سادہ زندگی بسر کرنے لگ پڑتے۔ تو یہ سوال کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔ سوائے معذور لوگوں کے ہر عورت اور ہر بچہ ایک غریبانہ معیار کے مطابق ضرور اپنے لئے گذارہ کی صورت بنا سکتا ہے۔ پس اگر ہم اپنی رہائش کے معیار کو اس حد تک لے آئیں جس حد تک ایک عورت اور بچہ بھی اپنی روزی کا گذارہ کر سکتا ہو۔ تو پھر عورت کا ڈر نہ رہے گا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اگر ہم مر بھی گئے۔ تو ہمارے بال بچے اپنے معیار کے مطابق زندگی بسر کر سکیں گے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت کے ایک طبقہ نے اس بات کو نہیں سمجھا۔ میں نے آمدنی کا پانچواں فی صدی حصہ چندہ میں دینے کی جو تحریک کی تھی۔ اس سے بھی میری بڑی غرض یہی تھی۔ کہ اتنا چندہ دینے کی صورت میں ناواقف جماعت کو اپنا معیار گرانا پڑیگا۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس مصیبت کا شکار ہونے والے لوگوں نے بالعموم اس طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔

قادیان کے المناک اور خونچکاں حادثات میں سے کچھ

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب)

(۱)

میں حال ہی میں اس قافلہ کے ساتھ قادیان سے لاہور پہنچا ہوں۔ جس میں پچاس سال سے زائد عمر کے اصحاب بھیجے گئے ہیں۔ میں نے قادیان میں شروع سے لے کر ۲۰ اکتوبر تک اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا اور کانوں سے سنا۔ وہ اگرچہ مقامی پولیس اور فوجی کی عائد کردہ پابندیوں اور انتہائی خطرات کی وجہ سے جو سیلاب کی طرح ہر طرف سے امڈے چلے آتے تھے۔ ایک نہایت ہی محدود اور مختصر حلقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے کہ ان ایام میں قادیان کی مقدس بستی اور اس کے امن پسند ساکنین جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں آبیٹھے تھے۔ اور جن کی زندگی کا مقصد اپنے خالق و مالک کی عبادت اور رضاجوئی اور اس کی مخلوق کی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کی ہو۔ خدمتگاری اور خیر خواہی تھی۔ اور جو گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے اپنے قول و فعل سے اس بات کا ناقابل تردید ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان پر کیا کچھ گذری۔ کیسے کیسے شرمناک اور انسانیت سوز مظالم کا انہیں نشانہ بنایا گیا۔ اور محبت کے ان کارندوں سے جو قیام امن کے ذمہ دار۔ قانون کے محافظ اور رعایا کی جان و مال اور عزت و آبرو کے نگہبان سمجھے جاتے ہیں۔ امن پسند۔ قانون کے پابند اور مخلوق خدا کے حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد ان فون کو جو بلاوجہ اور بغیر قصور کس طرح انتہائی مصائب اور آلام کا نشانہ بنایا۔ اور اس وقت تک پیچھا نہ لیا۔ جب تک گلستان کی طرح پہلے پھولے قادیان کو اور اس کے بے سر و سامان ساکنین کو بے گھر بار نہ کر دیا۔ اور بستے گھروں کو اجاڑ کر وحشی لٹیروں کی تحویل میں نہ دے دیا۔ چونکہ میرا مکان محلہ دارالرحمت میں واقعہ تھا۔ اور آبادی کے مغرب میں اسی طرف تھا۔ جدھر سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق انتہائی شدت اور پورے انتظام کے ساتھ سکھ غنڈوں نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر پولیس اور ملٹری کی امداد کے ساتھ ۳۰ اکتوبر کو حملہ کیا۔ اور میں اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر کسی قدر ان کی نقل و حرکت دیکھ سکا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا۔ کہ میں چشم دید واقعات اور دوسرے حالات جو براہ راست شنید سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کی صداقت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ احباب کے سامنے پیش کروں۔

امہ بلاوجہ کرفیو

قادیان میں تشدد تو اسی دن سے شروع کر دیا گیا تھا۔ جس دن کہ مسلمان ملٹری کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ گرداگرد کے مسلمانوں کے دیہات اس سے پہلے ہی سکھوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن کر اور اپنا سب کچھ لٹا کر ہزاروں کی تعداد میں روزانہ قادیان آنا شروع ہو گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ جب قادیان میں بلاوجہ کرفیو لگا دیا گیا۔ بلاوجہ اس لئے کہ فرقہ وارانہ فساد تو درکنار ایک طرف کوئی معمولی لڑائی جھگڑے کا واقعہ بھی تو دور نہ ہوا تھا۔ اور نہ اس بات کا امکان تھا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کو نہ صرف پر امن رہنے اور قانون کی پوری پوری پابندی کرنے کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کر چکے تھے۔ جن کی تعمیل ہر احمدی اپنے لئے باعث سعادت یقین کرتا تھا۔ خواہ اس کے لئے اپنی جان اور مال ہی کیوں نہ قربان کرنا پڑتا۔ بلکہ یہ بھی ارشاد فرما چکے تھے۔ کہ ان مصیبت اور افراتفری کے ایام میں ہر احمدی شخص کو امداد دو۔ جو تمہاری امداد کا محتاج ہو۔ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ اور سرمایہ امداد دو جو تم دے سکتے ہو۔ اسی ارشاد کی تعمیل میں ہر احمدی کے فرائض میں داخل تھی۔ ان حالات میں یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ قادیان میں کوئی احمدی کسی قانون کی خواہ وہ سنگین ہوتا یا مستقل خلاف ورزی کرتا۔ اور کسی لڑائی جھگڑے کی خواہ وہ کیسے ہی مجبور کن ہوتا طرح ڈالتا۔ ماں اپنی

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وخیر خصال المرء خوف وتوبة
اور بہترین خصلت انسان کی خوف اور توبہ ہے

سئمنا تکالیف التطاول من عدا
ہم نے ظلم کی تکلیفیں دشمنوں سے اٹھائیں

وجئناک کالموتی فاحی امورنا
اور ہم مردوں کی طرح تیرے پاس آئے ہیں پس ہمارے کام کو زندہ کر

الٰہی فدتک النفس انک جنتی
اے خدا میری جان تیرے پر قربان تو میری بہشت ہے

طردنا لوجهك من مجالس قومنا
تیرے خاطر تیرے منہ کیلئے ہم اپنی قوم کی مجلسوں سے رد کر دیئے گئے

الٰہی بوجهك ادرك العبد رحمة
اے میرے خدا اپنے منہ کے صدقہ اپنے بندہ کی خبر لے

الی ای باب یا الٰہی تردنی
اے میرے خدا تو کس کے دروازہ کی طرف مجھے رد کریگا

صبرنا علی جور الخلائق کلهم
ہم نے تمام دنیا کا ظلم برداشت کر لیا

تعالی حبیبی انت روحی وراحتی
آ میرے دوست تو میری راحت اور میرا آرام ہے

فتوبوا الی اللہ الکریم وابشروا
پس خدا کی طرف توبہ کرو اور خوشی ہو جاؤ

تمادت لیالی الجور یا رب فانصر
ظلم کی راتیں لمبی ہو گئیں اے خدا مدد کر

نحن امامك کالمساکین فاغفر
ہم تیرے آگے مسکینوں کی طرح گرتے ہیں پس ہمیں بخش دے

وما ان اری خلد المثلث یثمر
اور میں نے کوئی ایسی بہشت نہیں دیکھی کہ تیرے جیسا پھل لاوے

فانت لنا حب فرید وموئر
پس تو ہمارا پیارا دوست ہے جو سب پر اختیار کیا گیا

ولیس لنا باب سواك ومعبر
اور ہمارے لئے تیرے سوا نہ کوئی دروازہ اور نہ کوئی جائے گذر ہے

ومن جئته بالرفق یزدد ویصبر
اور میں جس کے پاس نرمی کے ساتھ جاؤں وہ بڑھتا اور پھرتا ہے

ولکن علی هجر سطا لا نصبر
مگر تیری جدائی کی ہمیں برداشت نہیں

وان کنت قد انست ذنبی فستر
اور اگر تو نے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو معاف کر

عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت کرتے جو قانون شکن حملہ آوروں کا مقابلہ احمدی اپنا حق سمجھتے تھے۔ ایسا حق جو ہر مہذب گورنمنٹ نے اپنی رعایا کو دے رکھا ہے۔ اور جس کا انکار کوئی حکومت کھلم کھلا کر کے دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ سکتی۔ قادیان میں مقیم پولیس نے اسی حق سے احمدیوں کو محروم کرنے اور قانون شکن غنڈوں کو خلاف امن و قانون کھلا چھوڑ دینے کے لئے ۱۰ ستمبر سے کرفیو لگا دیا۔ اور اسی طرح مسلمانوں کو خوب عشاء اور صبح کی نمازیں مسجدوں میں ادا کرنے تک سے روک دیا۔ پھر گو ئی اتنی تھوڑی دیر اور اتنی ہلکی بجائی جاتی کہ عام طور پر کرفیو کے شروع اور ختم ہونے کا پتہ ہی نہ لگتا۔ اور خاص کر اس وجہ سے لوگ سخت بے چینی اور اضطراب میں رہتے۔ کہ دن کو بھی جس وقت پولیس والوں کا جی چاہتا اور جب وہ تشدد کا کوئی نیا کارنامہ سرانجام دینا چاہتے۔ گھنٹی کھڑکا دیتے۔

کرفیو لگ جانے پر نہ تو کوئی احمدی گھروں سے نکلتا تھا۔ اور نہ کوئی پناہ گزیں جو گھروں کے علاوہ گلیوں اور میدانوں میں پڑے تھے۔ اپنی جگہ سے ہلتے تھے۔ اور پیشاب پاخانہ کی ناقابل برداشت تکلیف میں بچے اور عورتیں برداشت کرتے تھے۔ یا پھر جہاں پڑے ہوتے۔ اسی جگہ کو گندہ کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ لیکن ادھر گرد کے دیہات کے فنڈے سکھ نہ صرف ٹولیاں بنا بنا کر اور تلواریں کندھوں پر رکھ کر آبادی میں پھرتے جہاں موقع پاتے۔ جھوک کر کے مال و اسباب بھی لوٹ لیتے۔ بچے اور عورتوں خاص کر نوجوان مسلمان خواتین کی عصمت دری بھی کرتے۔ اور جب اس پر بے کس و بے بس مسلمان چیختے۔ چلاتے اور شور مچاتے۔ تو بجائے اس کے پولیس اور ملٹری انہیں ظالموں کے دست ظلم سے بچانے کے لئے ہوائی فائر ہلاتی۔ نہ معلوم کہاں بیٹھی دنا دن گولیاں چلانا شروع کر دیتی۔ ادھر محلوں میں متعینہ سپاہی ہوا میں گولیاں برسانے لگ جاتے۔ اور اس طرح مظلوم اور بے بس رسیدہ مسلمانوں کی آہیں دب کر رہ جاتیں۔

کچھ دیر بعد کسی اور طرف سے آہ و زاری کا شور مچتا۔ اور اس کا بھی یہی حشر ہوتا۔ دن کے وقت جب کرفیو لگا یا جاتا۔ اس وقت مسلح سکھوں پر کوئی پابندی عائد نہ نظر آتی۔ وہ تلواروں، برچھیوں بھالوں۔ کلہاڑیوں اور ٹکوروں سے سجے ہوئے جھوم جھوم کر ادھر ادھر اس طرح پھرتے۔ جس طرح کسی دیہاتی میلے میں شراب پی کر بھیگا کرتے ہیں یوں بھی عام طور پر بڑا ہجوم بنا کر اور تلواریں کندھوں پر رکھ کر پھرتے اور ان لوگوں کو ڈرا دھمکا کر جو ان کے گاؤں سے بھاگ آئے تھے مختلف قسم کے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ ایک موقعہ پر اتفاقاً میں نے دیکھا چند سکھوں نے ایک مسلمان کو جو ان کے گاؤں کا مکین معلوم ہوتا تھا۔ اور ایک دوکان کے کونہ میں بیوی بچوں کو لے کر بکالت خستہ پڑا تھا۔ اشارہ سے بلایا۔ اور وہ مسحور پرند کی طرح کھنچا ہوا ان کی طرف دوڑتا چلا آیا۔ اور نہایت لجاجت سے سلام کر کے بولا۔ آپ اچھے ہیں۔ بتائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ ایک اور موقع پر میں نے دیکھا۔ دو تین سکھ ایک مسلمان سے کہہ رہے تھے۔ ہم جو گھوڑی لے گئے تھے۔ تم اس کے فروخت کرنے کی اپنی طرف سے رسید لکھ دو۔ انگوٹھا بے شک نہ لگاؤ۔ وہ ہم کسی اور کا لگا لیں گے اور وہ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی حالت میں مبتلا نظر آتا تھا۔

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے قادیان میں قیام امن کے ذمہ داروں اور قانون کے محافظوں نے مصیبت زدہ۔ ستم رسیدہ اور بے دست و پا مسلمانوں کو کن جکڑ بندیوں میں کس رکھا تھا۔ اور ان کے مقابلہ میں ظالموں۔ لٹیروں ڈاکوؤں۔ قاتلوں۔ قانون شکنوں کو کس طرح ظلم پر ظلم کرنے کے لئے آزادی دے رکھی تھی۔ اور پھر کس دیدہ دلیری سے ان کی مدد کی جاتی۔ اور انہیں آسانیاں اور سہولتیں بہم پہنچائی جاتی تھیں۔

اطلاع برائے کارکنان نصرت گرلز ہائی سکول و احمدیہ مڈل سکول قادیان

ہیڈ مسٹریس صاحبات ہر دو سکول اور دیگر استانیوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اندراج و مہر بانی اس اعلان کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اپنی اپنی ملازمت کے متعلق تحریر فرما دیں۔ ورنہ آئندہ وقت زندگی کے اصول پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ نیز اس وقت صرف ایک سیکشن سکول کے لئے دس بارہ استانیوں کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ ہر حالت عسر اور یسر میں سلسلہ کے کام کے لئے تیار ہوں۔ اور جو بھی گذارہ ملے اس پر کام کریں۔ اس قسم کی درخواستیں ایک ہفتہ کے اندر ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ کے نام آجانا چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور

گم شدہ بچوں کی تلاش

سکھوں نے قصبہ اور ضلع جالندھر میں مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اس حملہ کی وجہ سے بہت سے بچے عزیز اور والدین عمر سوسائٹی اور رو کی امتہ القیوم عمر سات سال بچہ سے جدا ہو گئے ہیں۔ جو کسی اطلاع سے کہ وہ سیالکوٹ میں موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ایسے بچوں کے متعلق علم ہو یا اگر کسی صاحب کے پاس ہوں۔ تو ان کو مہربانی فرما کر ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ تا کہ ان سے

تحریک جدید کے دفتر اول و دوم کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ باوجود ملکی مصائب کی ناسازگاری اور اپنی ذاتی مشکلات کے ذیل کی جماعتوں نے اپنے تحریک جدید کے وعدوں کے وقت کے اندر پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا خیر دے۔ اور ان جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔ جنہوں نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں لازم توجہ اور عقلمندی سے کام لیا ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ حقیقی مومن وہی ہے۔ جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ اور مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اس کے سامنے کسی شکل میں بھی کیوں نہ پیش ہو۔ پس دوستوں کو مصائب و آلام کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سات سو کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔ احباب کو یاد رہے۔ کہ تحریک جدید کے اس سال کے وعدے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء ہے۔ ابھی سے ہر وہ مجاہد جو اپنے وعدہ کے مطابق اپنا عہد پیش کر چکا ہے۔ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف پوری توجہ کرے۔ تا مقررہ میعاد ۳۰ نومبر سے قبل وعدہ پورا کر سکے۔

جن دوستوں نے اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر میں اپنے وعدے تو فیصدی پورے کئے ہیں یا وہ جو ۳۰ نومبر تک اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔ ان کے نام ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس وہ جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد ابھی سے اس جدوجہد میں مصروف عمل ہو جائیں۔ سرور انہ ماحول پیدا کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰۔ نومبر تک بہر حال صوفی صدی پورا ہو جائے۔ جماعتیں یہ ہیں۔

جماعت چک سکندر گجرات۔ ان کا وعدہ ۳۴ تھا۔ انہوں نے سو فی صدی پورا کیا۔ بلکہ بعض احباب نے کچھ اضافہ کر کے ادا فرمایا۔ مقصودوں نے اپنا وعدہ ۹۷ فی صدی ادا کر دیا۔ جماعت سیالکوٹ شہر نے ۸۱ فی صدی۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ۷۰ فی صدی۔ جماعت کراچی کا وعدہ ۲۱۲۰ تھا۔ انہوں نے ۹۰ فی صدی کی رقم ادا کی ہے۔ سندھ بلوچستان سے جو نئے آنے والے احباب خاص توجہ فرمادیں۔ ان کی طرف سے کسی رقم کا آنا قطعاً نہیں۔ بلوچستان اور سندھ کی دوسری جماعتوں کو خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ خصوصاً ڈسٹیشن کے ذمہ دار جماعتوں کو۔ ان کو معلوم ہے کہ وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت آگیا۔ فیروز پور چھاؤنی کا چندہ بھی ۸۶ فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ بجز اکم اللہ احسن الجزاء

اللہ و رستان کی جماعتوں کے وہ افراد جو پاکستان میں آچکے ہیں۔ اور ان کے وعدوں کا کچھ حصہ ادا ہو گیا۔ یا پورا حصہ قابل ادا ہے یا وہ لازم جو ہندوستان سے پاکستان تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنے وعدوں پر خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ جو احباب ہندوستان سے پاکستان تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنے وعدے کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جو دھامل بلڈنگ پاکستان لاہور کے پتہ سے ارسال کرتے ہوئے اپنا سابقہ پتہ بھی نوٹ کرنا چاہیئے۔ تا ان کے نام کے سامنے رجسٹر میں صحیح اندراج ہو سکے۔ اور ان کا نام سیدنا حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو سکے۔

جماعت لاہور کو بھی اس وقت خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ سوائے ملہ سول لائن کہ اس کی وصولی ۶۶ فی صدی ہے۔ لاہور کے دوسرے حلقوں کی وصولی ابھی ۵۰ فی صدی سے بھی کم ہے حالانکہ سال ختم ہو رہا ہے۔ صرف ایک مہینہ اور چند دن رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان اور پاکستان اور بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے وعدے وقت کے اندر پورے کر دیں۔ آمین (ناظر دیوان المال تحریک جدید)

اعلان برائے آنریری آڈیٹران بیت المال

پیشتر ازیں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ اس وقت وصولی چندہ کے لئے ایسے مستعد اور مخلص دوستوں کی ضرورت ہے جو حسب ہدایات ناظر بیت المال پاکستان کی جماعتوں میں دورہ کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کر کے فوراً مرکز لاہور میں جمع کرائیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ دوستوں نے اس خدمت سلسلہ کی طرف ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ سوائے ایک درخواست کے اور کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا پھر دوبارہ دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنے نام معہ تصدیق اپنی جماعت یا پریذیڈنٹ پیش فرمائیں۔ تا کہ ان سے

ہ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں چھپوا دیں۔ خاکسار حکیم بشیر احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اندرون جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن کیتو لے پر کشمیر کے ڈوگرہ وسکھ فوجی کا حملہ ریاست کشمیر جانبداری سے کام لے رہی ہے اور مسلمانوں کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے

جاووں قبیلہ کے سردار خان فقیر خان نے دہلی کے آل انڈیا ریڈیو کے اعلان پر کہ پاکستانی علاقہ کے لوگ کشمیر کی سرحدوں پر حملے کر رہے ہیں۔ ۵۰ میل دور کشمیر پہنچکر جوش ابدہ کیا۔ اس کی اطلاع اور اینٹ پریس کو یہ رقیہ تار دیتے ہیں۔ کہ اس نے تقریباً ۵۰۰ بارہ ڈوگرہ اور سکھوں کو پاکستانی علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے جاتے ہوئے دیکھا۔ پاکستان فوج کے ایک انگریز آفیسر جو کہ تین دیگر انگریزوں کے ساتھ ڈویژن اور کشمیر کے درمیانی علاقہ میں ایک بنگلہ میں ٹھہرا ہوا تھا پر ڈوگرہ اور سکھوں نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ اور کئی مسلمانوں کو زخمی کیا جن کو ایبٹ آباد پہنچا دیا گیا۔

قائد اعظم کا تار حکومت کشمیر کے نام

کراچی ۲۶۔ اکتوبر:۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے حکومت کشمیر کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان الزامات کی تردید کی گئی ہے۔ جو حکومت کشمیر نے پاکستان گورنمنٹ پر عائد کئے تھے۔ نیز ریاست کی موجودہ مسلم کش پالیسی کی مذمت کی ہے۔ یہ برقیہ ۲۰۔ اکتوبر کو ارسال کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا مضمون آج پریس کے حوالہ کیا گیا ہے۔

قائد اعظم نے اس تار میں حکومت پاکستان کی اس تجویز کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندے بات چیت کے ذریعے مسائل کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا۔ اس تجویز پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ تاروں اور بیانات کے ذریعے کبھی حالت درست نہ ہو سکے گی۔ اس لئے بالمشافہ دوستانہ فضا میں گفت و شنید کرنا نہایت ضروری ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ طریق پیش کرتا ہوں۔ کہ وزیر اعظم کشمیر خود کراچی آئیں۔ اور پاکستان گورنمنٹ سے بات چیت کریں۔ وزیر اعظم کشمیر نے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ قائد اعظم نے اس تجویز کو منظور کرتے ہوئے اس پر فوراً عمل کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور اس امر کی خلاف ورزی کی۔ کہ ۱۸۔ اکتوبر کو ریاست کی طرف سے جو تار ارسال کی گئی تھی۔ وہ مجھ تک پہنچنے سے قبل شائع کر دی گئی۔ حالانکہ جب تک میں اس تار کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کرتا۔ اس وقت تک اسے شائع کرنا مناسب نہ تھا۔ آپ نے کہا۔ ریاست کی طرف سے عائد کردہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے۔ کہ پاکستان نے موجودہ نظام کو جاری رکھنے کے سلسلے میں ریاست سے جو وعدہ کیا تھا وہ اس پر عمل نہیں کر رہا۔ اور ریاست کی راہ میں مشکلات پیدا کر رہا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ پاکستان اپنی طرف سے بیسیوں وعدوں پر قائم رہنے اور انہیں پورا کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ البتہ مشرقی پنجاب کے ہندو کے فسادات کی وجہ سے اور وسیع پیمانے پر آبادی کے تبادلہ کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں لیکن ان مصائب کے لئے مغربی پنجاب کی حکومت کسی طرح بھی ذمہ دار نہیں ہے۔

مسٹر جناح نے تار میں اس امر کی شکایت کی ہے کہ ریاست میں جانبداری سے کام لیا جا رہا ہے ایک طرف پیشل کانفرنس والوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ حالانکہ وہ بغاوت کے الزام میں مقید تھے۔ لیکن دوسری طرف مسلم کانفرنس کے زعماء کو بلا وجہ جیلوں میں بند کر رکھا ہے۔ اور انہیں شہری آزادی کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ سیاسی نوعیت مسلمانوں پر بے انتہا ظلم و ستم کر رہی ہیں۔ ان امور کو دیکھ کر مسلم عوام کو یہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ سب کارروائی ریاست کو انڈین یونین میں شامل کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔

قائد اعظم کا پیغام اسلامیان پاکستان کے نام

عید الاضحیہ کے موقعہ پر اسلامیان پاکستان کے نام پیغام دیتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا یہ عید جن قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ اس قسم کی قربانیاں ہمیں اپنی حکومت کے لئے کرنے پر تیار رہنا چاہیئے۔ حضرت ابراہیم اپنے پیاروں کی بے آزمائشیں کیا کرتا ہے۔ صرف پاکستان کے قیام کی وجہ سے ہندوستان میں مسلمانوں کو بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہے۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے مقصد سے ہٹا نہیں سکتی۔ اور نہ خوفزدہ کر سکتی ہے ہم انشاء اللہ ان مصائب پر فتح حاصل کریں گے۔

تمام مسلمانوں کو عید کی مبارک باد دیتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ کہ ہماری خوشی پر مشرقی پنجاب اور اس کے ملحقہ علاقہ جات کے ۵ کروڑ بدقسمت مسلمانوں کے عزیز و اقارب اس ظلم کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور اپنے گھروں سے زبردستی نکالے گئے ہیں۔ لاکھوں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہمیں پاکستان کے استحکام کے لئے بہادری اور تعاون سے کام کرنا چاہیئے اور حزم و اعتماد کی سے اپنی تنظیم کرنی چاہیئے۔ اور اس خطرناک دور میں اب نمونہ دکھانا چاہیئے جو مسلمان کی شان کے شایاں ہے۔

قائد اعظم کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۲۶۔ اکتوبر:۔ آج تیسرے پہر قائد اعظم محمد علی جناح اپنی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کی معیت میں ایک خاص طیارے کے ذریعے لاہور تشریف لائے۔ ہوائی اڈے پر سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب اور صوبائی وزراء کے علاوہ ایک بہت بڑا ہجوم آپ کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ ہوائی اڈے سے زحمت ہونے سے قبل پاکستان کے ہوائی بیڑے کے ایک دستے نے آپ کو سلامی دی آج شام مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور پون گھنٹے کے بعد وہاں سے واپس آئے۔ مسٹر لیاقت علی خان چند روز سے علیل ہیں

پناہ گزینوں کے کیمپ میں نماز عید
میاں افتخار الدین کی تقریر

لاہور ۲۶۔ اکتوبر:۔ آج جہاں شہر کے مختلف مقامات میں عید الضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ وہاں سینکڑوں مسلمانوں نے والٹن کیمپ میں اپنے پناہ گزین بھائیوں کے ہمراہ نماز عید ادا کی۔ پناہ گزینوں کے محکمہ کے وزیر میاں افتخار الدین و تعلیم شیخ کرامت علی اور انقلابی شیدائی بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ میاں افتخار الدین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے ساتھ وحشت اور بربریت کا جو سلوک کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ لیکن ہمیں فخر ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس آزمائش کو نہایت صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ اور نہایت اعلیٰ کردار کا ثبوت دیا اس ابتلا کی وجہ سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ مسلمانوں کے امیر اور غریب طبقہ میں اب زیادہ فرق نہیں رہا۔ اور وہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں۔

ڈوگرہ فوج کے مسلمانوں پر حملے

ڈوگرہ فوج کے متواتر حملوں کی وجہ سے دربار کشمیر سے مسلمان دھڑا دھڑ نکل رہے ہیں۔ تازہ اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ۲۳ اکتوبر کو تقریباً ۱۵ ہزار مسلم پناہ گزین پیراٹ ضلع سیالکوٹ کے قریب پاکستانی علاقہ میں بھاگ کر آ گئے ہیں۔ ان پناہ گزینوں میں بہت زخمی آدمی تھے۔ پناہ گزینوں کا بیان ہے

۳ کنیکڑوں کی تعداد میں مسلمان وہاں ڈوگرہ فوج کی گولیوں کا نشانہ ہوئے ہیں

اچھوت پاکستان کے وفادار رہیں گے

لاہور ۲۶۔ اکتوبر:۔ مغربی پنجاب کی شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر گوپی چند نے ایک بیان میں کہا۔ اچھوت پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ وہ مسلمانوں کے دوش بدوش پاکستان کی خوشحالی کی کوششوں میں حصہ لیں گے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت مسلمان جن مصائب میں مبتلا ہیں۔ ہمیں ان سے پوری ہمدردی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ مسلمان آزمائش کے اس دور سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے

مشرقی پنجاب کے دارالخلافہ کیلئے
نیا شہر تعمیر ہوگا

جالندھر ۲۶۔ اکتوبر:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے صوبہ کے دارالخلافہ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں بہت سے مقامات پر دارالخلافہ بنائے جانے کے فوائد و نقصانات پر بحث کی ہے۔ اور آخر میں رپورٹ کی ہے کہ نیا شہر آباد کیا جائے۔ نئے شہر کی تعمیر تک موجودہ انتظامات جاری رہیں گے۔ اور سیکرٹریٹ شملہ اور جالندھر میں ہی رہے گی۔

مسٹر گاندھی ایشیائی کانفرنس کا افتتاح نہیں کریں گے

نئی دہلی ۲۶۔ اکتوبر:۔ جمعہ کو مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ ایشیائی کانفرنس کا افتتاح نہیں کریں گے۔

واضح رہے۔ کہ ایشیائی سوشل کانفرنس ۲۷۔ اکتوبر کو نئی دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ میں وقت کے سب سے اہم عقدہ کو سلجھانے میں لگا ہوا ہوں۔ اور وہ مسئلہ باہمی اتحاد کا ہے۔ ہندو مسلمان پارسی اور عیسائی سب بھارت ماتا کے بیٹے ہیں اور سب کو یکساں شہری حقوق حاصل ہیں:۔

مسٹر اقبال شیدائی کا بیان

مسٹر اقبال شیدائی نے جو ایک مشہور مسلم لیگی رہنما ہیں۔ ہفتہ کے روز لاہور میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ایک پاکستان مسلم ریڈیو سروس اسٹیشن کی تنظیم نہایت ضروری ہے۔ تاکہ مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک کا باہمی ثقافتی اور اقتصادی اتحاد مضبوط ہو سکے۔ آپ نے کہا۔ کہ عرب پاکستان میں دلچسپی لینے کے مجاز ہیں۔ اور وہ ہماری ترقی چاہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ اسلامی ممالک کی آزادی اور باہمی اتحاد کی تائید کی ہے اس امر میں حتی الوسع مدد دی ہے۔ حالانکہ برطانیہ کا جوا ان کی گردن پر ہے۔

آج ہم آزاد ہو گئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات مضبوط کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library

ریاست کشمیر میں مسلمانوں پر ڈوگروں کا ظلم و تشدد

ریاستی فوج اور سکھ جتھوں کی امداد سے کشمیر کے مسلح ڈوگرہ سرحد کو پار کر کے مغربی پنجاب کے علاقہ کے دیہات میں برستو تباہی مچا رہے ہیں۔ جھانی ڈور (جھنگ) کنڈل بڑا کنڈل کلیاں اور بدرش کے۔ دیہات میں بہت سے مسلمان مارے گئے ہیں۔ ریاست کی مسلم فوج کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے اور ایک مسلمان بریگیڈیر کو ہٹا کر ہندو ان کی جگہ بریگیڈیر مقرر کر دیا گیا ہے ریاست کی حدود میں مسلم پناہ گزینوں کو اندھا دھند گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

کشمیر کے مظالم کیخلاف آنریبل خواجہ غضنفر علی خان کا احتجاج

گجرات (پنجاب) ۲۶ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک خواجہ غضنفر علی خاں نے ایک اخباری بیان میں فرمایا۔ میں اس علاقے میں گیا۔ جو کشمیر اور مغربی پنجاب کی سرحد پر ہے میں نے دیکھا کہ ڈوگروں اور سکھوں کے مسلح جتھوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا ہے ۴ جتھے پاکستانی سرحد کے اندر گھس آتے ہیں اور دیہات کو آگ لگانے اور لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔ میں حکومت کشمیر کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بے دردانہ قتل اور تباہ کاریوں کی ان وارداتوں کا انسداد کرے۔ اس سے مغربی پنجاب کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی زبردست لہر پیدا ہو رہی ہے۔ جس کے نتائج بے حد خطرناک ہونگے

مغربی پنجاب کے مسلمانوں نے مہاجرین کو بسانے میں حکومت سے تعاون نہیں کیا

مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی کے پارٹی لیڈر چوہدری محمد حسن کا بیان

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ مشرقی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر اور چیف لائیڑان اور چوہدری محمد حسن نے الفضل کے نامہ نگار خصوصی کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی پنجاب میں جو ۲۳ لاکھ مسلم پناہ گزین باقی ہیں۔ مغربی پنجاب کی حکومت ان کے لئے جلد ہی پیچھے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اور امید ہے وہ پانچ چھ ہفتوں کے اندر اندر یہی اس سے عہدہ برا ہو جائے گی۔ آپ نے کہا مسٹر سنہر لعل کاندھی جی کا پیغام لے کر آئے تھے کہ مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب سے پناہ گزینوں کا تخلیہ بند کر دیا جائے۔ مجھے معلوم نہیں کہ حکومتوں کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ ہوا ہے۔ اس وقت تک جو معاہدہ ہوا ہے۔ حکومت اسے پوری طرح انجام دے رہی ہے۔ آپ نے کہا مشرقی پنجاب میں مسلمان صرف اسی صورت میں رہ سکتے ہیں۔ کہ حکومت ذاتی طور پر ان کے تحفظ کا ذمہ لے اور اور صوبائی ملازمتوں اور عہدوں میں انہیں باقاعدہ نمائندگی دی جائے۔

آنریبل خواجہ غضنفر علی کی سماعی اس وضاحت کو سراہتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ کی کوشش دنیا پر ظاہر کر دیں گی کہ اقلیتوں کے تحفظ کے معاملے میں حکومت پاکستان کی نیت نیک تھی آپ نے کہا مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو لیا نے کے معاملے میں مغربی پنجاب کے مسلمانوں نے حکومت سے تعاون نہیں کیا۔ اگر حکومت کو ان کا کامل تعاون حاصل ہو جاتے۔ تو مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کو لانے کا مسئلہ اس کام میں حائل نہیں ہو سکتا

کشمیر کے ہوائی اڈے محاصرے میں ہیں انہیں معرض استعمال میں نہ لایا جائے

پاکستان و ہندوستان کی حکومتوں کو کشمیر کی عارضی حکومت کا انتباہ

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ کشمیر کی عارضی حکومت نے اپنے صدر مقام پونچھ سے اعلان کیا ہے کہ پونچھ آٹھ میل میں ہماری فوجیں ساڑھے سات میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ دشمن نے ہماری فوجوں کے مقابلہ میں ہر مقام پر ہزیمت اٹھائی ہے۔ اس اعلان میں اہل کشمیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ استقلال و استقامت سے اپنے مقام پر ڈٹے رہیں۔ اور ہراساں زدہ ہو کر کشمیر سے باہر نہ نکلیں۔ بھاگ کر جانے والے کو قوم کا دشمن اور غدار قرار دیا جائے گا۔ تمام قومیں اس حکومت سے تعاون کریں تاکہ جلد ہی ملک میں ایک مقبول طرز اور ذمہ دار نمائندہ حکومت قائم کر لی جاوے اس اعلان میں شیخ عبداللہ سے کشمیر میں آکر جنگ آزادی میں حصہ لینے کی استدعا کی گئی ہے اور پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ ریاست کے ہوائی اڈوں کو استعمال میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ ان کے محاصرے میں ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

کشمیر کا نائب وزیر اعظم

پنڈت نہرو کے حضور

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر۔ سٹیٹسمین کے وقائع نگار خصوصی کا بیان ہے کہ کشمیر کے نائب وزیر اعظم مسٹر آر ایل تراپیس آئے ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق ۲۰ ہزار قبائلی جو دانگلوں۔ برین گن مشین گنوں سے مسلح تھے ۲۲ اکتوبر کی رات کو صوبہ سرحد کی طرف سے کشمیر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے مظفر آباد کے شہر کو۔ ڈومیل کے پل کے مغرب تک جلا دیا۔ اس وقت حملہ آور ڈومیل اور گڑھی (زرد لینڈی سری نگر روڈ) کے فوج میں ہیں سری نگر سے سرکاری فوج بھیجی گئی ہے جو ان سے برسر پیکار ہے آپ نے کہا اگر بارہ مولا اور ڈومیل کے درمیان کسی قلعے پر حملہ آوروں کا قبضہ ہو گیا۔ تو کوہالہ کے پل پر کی متعینہ فوج بے کار ہو کر رہ جائے گی۔ اور ان کے لئے صرف ایک ہی راستہ کھلا رہ جائے گا۔ بارہ مولا جانے کا۔ مسٹر تپرہ نے کل پنڈت نہرو سے ایک گھنٹے تک کشمیر کی صورت حالات پر تذکرہ کیا۔ آپ آج واپس جا رہے ہیں

لارڈ ولنگڈن کی وفات

کیمب ورتھ۔ (انگلستان) ۲۵ اکتوبر ہندوستان کے سابق وائسرائے اور نائب وزیر ہند نے آج اپنے مکان میں وفات پائی۔ آپ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک گورنر بنگال رہے اور ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۳ء تک وزیر ہند رہے اور ۱۹۴۶ء میں جمعیت اقوام عالم میں ہندوستانی وفد کی قیادت فرماتے رہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کیلئے لائحہ عمل سوچنے والی کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد دہلی میں مولانا ابوالکلام کی تقریر

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر حکومت ہندوستان کے رکن تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے جامع مسجد میں نماز عید کے ہجوم کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں نو ہفتہ کے دوسرے ہفتے میں مسلم رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد کرنیوالا ہوں تاکہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر ان سے عہدہ برا ہونے کی تجاویز پر غور کیا جائے۔ اس کے بعد ۱۵ دسمبر میں ایک نمائندہ اجتماع بھی منعقد کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ جمعیت العلماء کا احیاء ضروری ہے۔ مسلمانوں کو منزل مقصود تک پہنچانے والی صرف یہی ایک جماعت ہے۔ مسلم لیگ اب ہندوستان میں مصروف عمل نہیں رہ سکتی اب اس جماعت کے لئے پولیٹیکل اسٹیج پر کوئی جگہ نہیں رہی۔ پچھلے سات برس کی تاریخ کا تذکرہ فضول ہے۔ یہ تو مسلم لیگ کی آوردہ تباہیوں کا تذکرہ ہے۔ مسلمانوں پر جو کچھ گذرا ہے۔ مسلم لیگی زعماء کو اس کی ذمہ داری کا بھی حصہ دار بننا ہوگا۔ آپ نے کہا تقسیم ہندوستان کی ساری بنیاد غلط تھی۔ سارا دور دراصل اختلافات پر دیا گیا تھا لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ تو مسلم لیگی زعماء کے لئے موجب تحقیر ہوا۔ میں اس پر حیران نہیں ہوں۔ مسلم لیگ کی تعلیم اور مساعی کا نتیجہ فطری طور پر یہی ہونا چاہیئے تھا۔ اب میری نصیحت اپنے مسلمان بھائیوں سے یہی ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ دل و جان سے تعاون کریں۔ ہندوستان میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہر اس غیر مسلم سے اظہار ہمدردی کرے۔ اور اس کی اعانت کرے۔ جیسے پاکستان میں کسی قسم کی کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ اور یہی فریق ہر ہندو کو ہر مبتلائے مصیبت مسلمان کے لئے اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ بہت سے پناہ گزین گھروں میں واپس آ گئے ہیں۔ لیکن بعض۔ کستان میں پہلے جانے کا افسوس ہے۔ حکومت ہند کی بنیاد مذہب پر نہیں ہے۔ قانون کے سامنے سب مساوی الحیثیت ہیں۔ مسلمانوں کو دہلی یا یوپی کو چھوڑ کر چلے جانے کے لئے مجبور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپنے فرمایا اسلام کسی حالت میں بھی خوف خطر کی تعلیم نہیں دیتا۔ اب ضرورت ہے کہ ہم بغض و عداوت اور انتقام کے جذبات سے پاک ہو کر مستقبل سے نپٹنے میں لگ جائیں۔ اور تقویٰ پر قائم رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah